www.KitaboSunnat.com

علومِ حدیث نبویہ ﷺ کے درخشندہ ستارے کا غروب!　　　　غازی عزیر

علامہ محمد ناصر الدین الالبانیؒ ...... شخصیت اور گراں قدر خدمات

شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کو ان کے علمی مشاغل نے کبھی اتنی مہلت نہ دی کہ وہ خود اپنی سوانح لکھ پاتے، البتہ ان کے بعض تلامذہ (مثلاً شیخ مجذوب، شیخ علی خشان اور شیخ محمد عید عباسی وغیرہم) نے "موجزة عن حياة الشيخ ناصر الدين" کے عنوان سے آپ کا ترجمہ لکھا ہے، ان کے علاوہ شیخ محمد بن ابراہیم شیبانی نے "حياة الألباني و آثاره و ثناء العلماء عليه" نامی ترجمہ لکھا جو ۹۲۹ صفحات پر محیط ہے اور ۱۴۰۷ھ میں الدار السلفیہ (کویت) سے شائع ہو چکا ہے۔

یہاں یہ واضح کرنا بھی ضروری محسوس ہوتا ہے کہ محدثِ جلیلؒ کی پیش نظر سوانح حیات (جسے محدثین کی اصطلاح میں ترجمہ کہتے ہیں) کوئی بدعت نہیں ہے بلکہ شیوخِ کبار کے تراجم، ان کے مناقب و آثار کو جمع کرنا سلف و صالحین اور محدثین کی عادت رہی ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ امام ابن جوزیؒ نے "مشيخة" میں، امام ذہبیؒ نے اپنے "تاريخ" میں (امام احمدؒ کا ترجمہ)، امام ابن کثیرؒ نے "البداية والنهاية" میں، بزارؒ نے "الأعلام العلية فى مناقب شيخ الاسلام ابن تيمية" میں، ابن ناصر دمشقیؒ نے "الرّد الوافر فى الانتصار لشيخ الاسلام" اور "الرّد على العلاء البخارى فى إفراء اته وأضاليله" میں، ابن قیمؒ نے (شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا ترجمہ) اور سیوطیؒ و سخاوی وغیرہما نے امام نوویؒ وغیرہ کے تراجم مرتب کئے ہیں۔

اس سوانحی خاکہ میں راقم نے کوشش کی ہے کہ محدثؒ شام کے حالاتِ زندگی کے تمام گوشے قدرے تفصیل سے بیان کئے جائیں تاکہ آپ کی زندگی، آپ کی جد وجہد، آپ کا انہماک، آپ کی جستجو، سنتِ نبوی سے آپ کی محبت اور اس راہ میں آنے والے مصائب پر آپ کا صبر موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لئے، اسوۂ و مثال بلکہ انمول نمونہ اور مشعل راہ بن سکے۔ (مرتب)

شیخ الالبانیؒ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے، آپ کی زندگی ایک کھلی کتاب کی مانند ہے۔ آپ اپنی دینی خدمات، بے نظیر تالیفات، مقالات، تحقیقات، تخریجات اور دروس کی بنا پر عالم اسلام کے گوشہ گوشہ میں معروف ہیں۔ آپ کو حدیثِ نبوی، رجال اور اسانید پر مکمل عبور حاصل تھا۔ آپ نے جس انداز پر دین کی بے لوث خدمات انجام دی ہے وہ لائق تحسین ہے۔ ماضی قریب میں علم حدیث کے فنون میں آپ کا کوئی ہمسر اور ثانی نظر نہیں آتا۔ حق گوئی، راست بازی اور بے باکی آپ کا امتیازی وصف تھا۔ حکومت اور اشخاص کی خوشامد اور چاپلوسی سے آپ کو شدید نفرت تھی یہی وجہ ہے کہ حسن اخلاق کے اس عظیم پیکر کو اپنے وطن مالوف اور دوسری جگہوں کو اِحقاقِ حق اور اِبطالِ باطل کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے خیر باد کہنا پڑا۔ محدث موصوف جہاں بھی جاتے وہاں کے بعض مخصوص ذہنیت اور عقیدے کے حامل افراد آپ سے خوفزدہ ہو جاتے اور سینکڑوں کتابوں کے اس مصنف و محقق کو اپنی راہ کا کانٹا تصور کرتے تھے۔ آپ کے محاضرات و بیانات، خطابات و ملاقات اور کیسٹوں پر سخت پہرہ بٹھانے کے باوجود بھی آپ اپنے دعوتی مشن میں ہمہ وقت وہمہ تن مصروف عمل رہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

اب اس بطل جلیل کی زندگی کے مختلف گوشوں پر ذرا تفصیلی گفتگو ملاحظہ فرمائیں:

مولد، مسکن اور ہجرت

شیخ محمد ناصر الدینؒ کی ولادت ۱۹۱۴ء میں الالبانیہ کے دارالسلطنت 'اشقودرہ' میں ہوئی تھی۔ آپ کا گھرانہ غریب ہونے کے باوجود ایک متدین اور علمی گھرانہ تھا۔ آپ کے والد الحاج نوح نجاتی الالبانی ایک حنفی عالم تھے اور دولتِ عثمانیہ کے دارالسلطنت استانہ (موجودہ استنبول) کو چھوڑ کر اپنے وطن مالوف لوٹ گئے تھے تاکہ وہاں دین کی خدمت کر سکیں اور اپنے دروس وتقاریر سے وہاں کے لوگوں کو دین کی تعلیم دے سکیں۔ جلد ہی وہ وہاں مرجع خلائق بن گئے تھے۔ لیکن جب ملک احمد زوغو نے البانیہ کا اقتدار سنبھالا تو پورے وطن پر بے دین لوگ قابض ہوگئے تھے، رفتہ رفتہ مغربیت کی ترویج ہونے لگی، نتیجتاً البانیہ کی خواتین نے حجاب اُتار پھینکا اور مردوں نے بھی یورپی لباس (پتلون وغیرہ) اختیار کرلی۔ جن لوگوں کو اپنا دین عزیز تھا اور وہ اپنی عاقبت کی بدحالی سے خوفزدہ تھے انہوں نے وہاں سے ہجرت کرنا شروع کردی۔ شیخؒ کے والد نے یہ محسوس کیا کہ وہاں کے حالات رفتہ رفتہ اور بھی بدتر ہو جائیں گے اس لئے انہوں نے اپنی اولاد کو اس فتنۂ مغربیت و الحاد سے محفوظ رکھنے کی خاطر ملک شام کی طرف ہجرت کی اور دمشق کو اپنا مسکن بنایا۔

تعلیم وتربیت

شیخ محمد ناصر الدینؒ نے اپنی ابتدائی تعلیم دمشق کے مدرسة الاسعاف الخيرية الابتدائية میں شروع کی۔ دورانِ تعلیم مدرسہ میں آگ لگ جانے کے باعث آپ سوقِ سار وجہ کے ایک دوسرے مدرسہ میں منتقل ہوگئے تھے۔ چونکہ آپ کے والد دینی اعتبار سے دینی تعلیم کے مروّجہ نظام سے مطمئن نہ تھے لہٰذا انہوں نے شیخؒ کی مدرسہ میں تعلیم کی عدمِ تکمیل کا فیصلہ کیا اور خود ان کے لئے ایک تعلیمی پروگرام وضع کیا جو بنیادی طور پر تعلیم قرآن، تجوید، صرف اور فقہ حنفی پر مرکوز تھا۔

شیخ نے بعض علومِ دینیہ اور عربی کی تعلیم اپنے والد کے بعض رفقا (جن کا شمار اس وقت کے شیوخ میں ہوتا تھا) سے بھی حاصل کی۔ ان شیوخ میں سے شیخ سعید برہانی سے آپ نے "مراقی الفلاح"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور علومِ بلاغت کی بعض جدید کتب پڑھی تھیں۔ آپ نے اپنے زمانہ میں حلب کے مشہور مؤرخ علامہ شیخ راغب طباخؒ سے ان کی جمیع مرویات کی 'اجازۃ فی الحدیث' حاصل کی تھی۔ استاذ محمد المبارک شیخ کو علامہ راغب طباخ کے پاس لے کر گئے تھے اور ان سے شیخؒ کے علومِ حدیث میں ذوق و شوق اور مہارت کو بیان کیا تھا جس پر علامہ راغبؒ نے آپ کا امتحان لیا اور انہیں ویسا ہی پایا تھا جیسا کہ استاذ محمد المبارکؒ نے بیان کیا تھا۔ چنانچہ علامہ راغبؒ نے تقدیراً و اعترافاً اپنی کتاب "الأنوار الجلية في مختصر الأثبات الحلبية" پر اپنی مہر کے ساتھ اپنے مشائخ کی اجازۃ ثبت کرکے اپنی جانب سے بھی انہیں اجازۃ سے سرفراز فرمایا تھا۔

علم حدیث کی طرف آپ کی توجہ اور اس کا اہتمام

شیخ محمد ناصر الدینؒ بیس سال کی عمر میں مجلة المنار میں شائع ہونے والی بحوث سے متاثر ہو کر علم حدیث کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ یہ مجلہ شیخ محمد رشید رضا کی زیرادارت شائع ہوتا تھا۔ شیخ محمد مجذوب اپنی کتاب "علماء و مفكرون" میں شیخؒ سے نقل کرتے ہیں

> "...... شیخؒ سید رشید رضا کو ان لوگوں میں سب سے زیادہ پراثر شخص سمجھتے ہیں جنہوں نے انہیں حدیثِ شریف کی تعلیم کی طرف متوجہ کیا تھا"

سید رشید رضا کے ساتھ شیخؒ کے اس علمی تعلق کو بیان کرنے کے بعد شیخ مجذوب آپ سے روایت کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

> "میں پہلے عربی قصص، مثلاً ظہر و عنترۃ اور الملک سیف وغیرہ کے مطالعہ کا شوقین تھا، پھر پولینڈ کے ترجمہ شدہ قصے مثلاً کارین لوبین وغیرہ میری توجہ کا مرکز بنے۔ پھر میں تاریخی واقعات کے مطالعہ کی طرف مائل ہوا۔ اسی دوران میں نے ایک دن اپنے سامنے مجلہ 'المنار' کا ایک شمارہ دیکھا۔ اس میں میں نے سید رشید رضا کی قلم سے تحریر شدہ ایک بحث دیکھی جس میں انہوں نے امام غزالی کی کتاب الإحياء کے اوصاف، محاسن اور مآخذ کی طرف اشارہ کیا تھا۔ پہلی مرتبہ ایسی کوئی علمی تنقید میری نظر سے گزری تھی جس نے مجھ میں وہ پورا شمارہ پڑھنے کا جذبہ پیدا کیا۔ پھر میں نے چاہا کہ اس موضوع پر مزید چھان بین کی جائے، چنانچہ حافظ عراقی کی تخريج الاحياء دیکھی مگر اس کو خریدنے کی استطاعت نہ رکھنے کے باعث اس کو کرایہ پر لے لیا۔ جب میں اس کتاب کو پڑھا تو اس دقیق تخریج نے مجھے اس بات پر ابھارا کہ اس کو نقل کرلوں۔ میں نے اس کے لئے کافی جدوجہد کی۔ اس طرح مجھے ان معلومات کو ٹھیک طریقہ پر جمع کرنے کا سلیقہ آگیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کام میں جو جدوجہد میں نے کی، اس نے میری ہمت افزائی کی اور اس راہ میں آگے قدم بڑھانا میرے لئے پسندیدہ اور مرغوب امر بن گیا۔ نصوص کو سمجھنے اور ان کی تخریج

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

...کے لئے میں نے لغت [illegible] اور غریب الحدیث کی بعض مؤلفات سے بھی مدد لی تھی"

شیخ رحمہ اللہ اپنے متعلق خود بیان کرتے ہیں کہ

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے مگر ان میں سے دو نعمتیں میرے نزدیک بہت اہم ہیں۔ پہلی، ملک شام کی طرف میرے والد کی ہجرت کیونکہ اگر ہم البانیہ ہی میں رہتے تو عربی نہ سیکھتے جبکہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ کو سیکھنے و سمجھنے کے لئے عربی زبان کے سوا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے۔ اور دوسری نعمت: میرے والد کا مجھے گھڑیوں کی مرمت کرنے کا ہنر سکھانا ہے........... اوائل شباب میں میں نے یہ ہنر سیکھا تھا لیکن ساتھ ہی ہر دن میں علم حدیث کو بھی سیکھنے کے لئے وقت نکالتا تھا۔ منگل اور جمعہ کے سوا میں ہر دن تین گھنٹے گھڑیوں کی مرمت کرتا اور اس کے ذریعہ اپنے اور اہل و عیال کے لئے ضروریاتِ زندگی کماتا تھا۔ باقی وقت میں سے ہر دن چھ سے آٹھ گھنٹے طلبِ علم، تالیف، کتبِ حدیث، بالخصوص المکتبة الظاهرية میں موجود مخطوطات کے مطالعہ میں گزارتا تھا۔ جب ظہر، مغرب اور عشاء وغیرہ کی نماز کا وقت ہوتا تو مکتبہ ہی میں موجود مسلمان کے ساتھ نماز پڑھ لیتا تھا۔"

محدث رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ:

"حدیث پر میرا پہلا کام کتاب "المغني عن حمل الأسفار في تخريج ما في الإحياء من الأخبار" از حافظ عراقی کا نقل کرنا اور اس پر تعلیقات لکھنا تھا۔ اس کے لئے میں نے ایک پروگرام وضع کیا تھا، مثلاً "الإحياء" میں ایک حدیث یوں لکھی ہوئی تھی:

"إن العبد ليُنشر له من الثناء ما بين المشرق والمغرب وما يَزِن عند الله جناح بعوضة" حافظ عراقیؒ نے اس پر تعقباً لکھا ہے:

"وقد نقلتُه منه ولكني لم أجده هكذا، وفي الصحيحين من حديث أبى هريرة: إنه ليأتي الرجل السمين العظيم يوم القيمة لا يزن عند الله جناح بعوضة"

میں نے یہ کیا کہ "صحیحین کی اس حدیث کو مکمل کیا اور اضافہ کو اصل کتاب سے نقل کیا۔ اس دن سے حدیث میرے مطالعہ کا عنوان بن گئی۔ جو چیزیں میرے لئے غور و فکر کا مرکز ہوتیں انہیں میں قوسین کے مابین لکھ لیا کرتا تھا۔ جب میں پہلی جلد کا نصف حصہ مکمل کر چکا تو ایک مرتبہ میں نے محسوس کیا کہ احادیث کے اپنے اس عمل کے دوران مجھے بہت سے ایسے الفاظ سے سابقہ پڑا ہے جن کے متعلق مجھے تفقہ حاصل نہ تھا۔ بعض اوقات تو پوری حدیث کا معنی و مراد ہی میرے لئے واضح نہ ہوتی تھی۔ میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں ان تمام الفاظ کی شرح بھی حاشیہ پر درج کر لوں تاکہ وہ میرے لئے مذکرہ (یاد اشت) بن جائے اور فہم حدیث میں معاون ہو۔ چنانچہ از سر نو میں نے کتاب شروع کی اور جس مغلق کلمہ پر میرا گزر ہوتا، اس کو میں غریب الحدیث لابن اثیر اور قاموس کی مدد سے حل کرتا اور حاشیہ پر اس کا معنی لکھ لیتا تھا یہاں تک کہ

www.KitaboSunnat.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے لئے یہ معاملہ آسان ہو گیا اور اس طرح متن سے زیادہ تعلیق کی ضخامت ہو گئی۔ اس طرح یہ کتاب مکمل ہوئی۔ یہ وہ چیز تھی جس نے مجھے سب سے زیادہ نفع پہنچایا۔"

علم حدیث میں شیخ رحمہ اللہ کی یہ جدوجہد ان کے لئے خیر کبیر کے راستے کھولنے کا سبب بنی اور اس فن میں ان کا اقبال بڑھا۔ سنت کے مطالعہ میں ان کے انہماک اور شدید شغف کو دیکھ کر ان کے والد خوفزدہ ہوتے اور ان سے کہا کرتے تھے: "علم الحديث صنعة المفاليس" (علم حدیث تو مفلس لوگوں کا فن ہے) مگر انہوں نے پرواہ نہ کی۔

چونکہ شیخ رحمہ اللہ اپنے والدین اور بھائی بہنوں کے ساتھ رہتے تھے جو ماشاء اللہ ایک بڑا خاندان تھا لہٰذا اکثر جن کتابوں کی انہیں ضرورت ہوتی تھی اور وہ ان کے والد کے ذاتی کتب خانہ میں موجود نہ ہوتی تھیں (جو کہ بیشتر مسلک حنفی کی کتب پر ہی مشتمل تھا) شیخ انہیں خریدنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتے تھے، لہٰذا آپ انہیں مکتبہ ظاہریہ میں تلاش کرتے تھے۔ المكتبة الظاهرية آپ کے لئے ایک نعمتِ کبریٰ سے کسی طرح کم نہ تھا کیونکہ جن کتابوں کو آپ خرید نہ پاتے تھے ان میں سے اکثر مکتبہ میں مل جاتی تھیں اور آپ کی ضرورت پوری کرتی تھیں۔ کبھی کبھی بعض تجارتی کتب خانے بھی آپ کی اس طرح مدد کر دیتے تھے کہ آپ کو مطلوبہ کتب بطورِ استعارہ، غیر محدود مدت تک بلا اجرت دے دیتے تھے۔ جب ان کتب کا کوئی خریدار دوکان پر آتا تو وہ شیخ سے کتاب واپس منگوا لیتے۔ ان مالکانِ کتب خانہ میں دمشق کے سید سلیم القصیباتی اور ان کے فرزند عزت نیز المكتبة العربية الهاشمية کے اصحاب احمد، حمدی اور توفیق کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں، فجزاهم الله

کچھ عرصہ کے بعد شیخ رحمہ اللہ المكتبة الظاهرية میں بارہ بارہ گھنٹے رہنے لگے۔ اس دوران سوائے اوقاتِ نماز کے آپ کا تمام تر وقت کتبِ حدیث کے مطالعہ، تحقیق اور تعلیق میں گزرتا تھا۔ اکثر اوقات آپ تھوڑا بہت کھانا مکتبہ ہی میں تناول فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا یہ انہماک دیکھ کر المكتبة الظاهرية کی انتظامیہ نے آپ کے لئے ایک کمرہ مخصوص کر دیا تھا۔ جس میں آپ کی اَبحاث کے لئے ضروری اُمہاتِ مصادر کو فراہم کر دیا گیا تھا۔ ملازمین مکتبہ سے قبل آپ صبح سویرے ہی اپنے اس مخصوص کمرہ میں آجاتے تھے اور بیشتر اوقات عشاء کی نماز پڑھ کر ہی وہاں سے گھر جایا کرتے تھے۔ بہت سے ملاقاتی مطالعہ اور تالیف میں آپ کے انہماک کے پیش نظر مکتبہ ہی میں آپ سے ملنے جایا کرتے تھے۔ آپ طبیعتاً خوشامدی یا پرمجاملت کلمات سے پرہیز کرتے تھے اور اسے ضیاعِ وقت کا سبب سمجھتے تھے۔ جب کوئی شخص آپ سے کوئی سوال پوچھتا تو آپ کتاب پر سے نظر ہٹائے بغیر ہی اس کا مختصر سا جواب دے دیا کرتے تھے۔ استاذ محمد الصباغ کے بقول:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آپ کی آنکھ بیک وقت کتاب اور سائل دونوں پر ہوا کرتی تھی"

دعوۃ فی سبیل اللہ کی ابتدا

آپ نے اپنی دعوت الی اللہ کے ابتداء مسلک حنفی پر علمی تنقید سے شروع کی۔ آپ کے والد بہت سے مسلکی مسائل میں آپ کے مخالف ہوتے تو آپ ان پر یہی واضح کرتے کہ جب کسی مسلمان پر کسی بارے میں کوئی حدیث ثابت ہو جائے تو اس کے لئے ہرگز یہ جائز نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر عمل کو ترک کرے اور یہ کہ یہی منہج امام ابوحنیفہ وغیرہ ائمہ کرام رحمہم اللہ کا بھی تھا۔ (ملاحظہ ہو صفۃ صلاۃ النبی ﷺ)

استاذ مجذوب، شیخ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

> "میں نے اپنی دعوت کی ابتدا متعارفین، دوستوں اور ان کے دوستوں کے ساتھ میل ملاقات سے کی۔ پہلے ہم لوگ ایک جگہ جمع ہوتے تھے، پھر ایک دوسرے معاون کے گھر اس اجتماع کو منتقل کر دیا گیا۔ پھر اس سے بھی بڑی ایک دوسری جگہ منتخب کی گئی۔ پھر اس مقصد کے لئے ایک منزل کرایہ پر لی گئی تاکہ بکثرت لوگ اس میں شریک ہو سکیں، پھر یہ جگہ بھی تنگ پڑنے لگی......"

اس طرح شیخ رحمہ اللہ نے مشائخ اور مساجد کے ائمہ کے ساتھ علمی مباحثہ کا سلسلہ شروع کیا۔ بعض اوقات متعصب مسلکی علماء، مشائخ صوفیہ اور خرافاتی بدعتی لوگوں سے شدید معارضہ درپیش ہوتا تھا، لیکن ان کے پاس سوائے شوروغوغا کرنے اور شیخ رحمہ اللہ کو 'گمراہ وہابی' کا طعنہ دینے کے کوئی ٹھوس دلیل نہ ہوتی تھی۔ دمشق کے نامور علماء میں سے علامہ بہجت البیطار، شیخ عبدالفتاح الامام، شیخ حامد التقی اور شیخ توفیق البرزہ وغیرہم رحمہم اللہ نے شیخ ناصر الدینؒ کی ہمت افزائی کی اور ثابت قدم رہنے کی تلقین بھی کی۔ شیخ رحمہ اللہ لوگوں کے بے جا الزامات اور مخالفین کی پرواہ نہ کرتے ہوئے منہج حق پر ڈٹے رہے اور اپنے نفس کو صبر و تحمل کے ساتھ سورۂ لقمان کی آیت نمبر ۱۷ ﴿وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ﴾ میں مذکور وصیت سے مطمئن اور آمادہ بر عمل کرتے رہے۔ دمشق کے بہت سے مشائخ کے ساتھ توحید، مسلکی تعصب اور بدعات کے موضوعات پر آپ کے بے شمار علمی مباحثے ہوئے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے بعض شہروں مثلاً حلب، اللاذقیہ، ادلب، سلمیہ، حمص، حماۃ اور الرقہ وغیرہ کا دورہ بھی کیا اور وہاں بھی علمی مناقشات کئے۔ حاسدین کا معاملہ اس حد تک پہنچا کہ انہوں نے حکام کے پاس شیخ کے خلاف جھوٹی گواہیاں دیں جس کے باعث آں رحمہ اللہ کو دوبار اسیر زنداں بننا پڑا۔ ایک بار آپ نے ایک ماہ جیل کی صعوبتیں برداشت کیں اور دوسری بار غالباً ۱۹۶۷ء میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریباً چھ ماہ سنتِ یوسفی ادا کرتے رہے مگر راہِ حق سے اس جبل عزیمت کے قدم کبھی نہیں ڈگمگائے...... نتیجتاً آپ کی دعوت الی الکتاب والسنہ ملک شام کی حدود سے نکل کر اُردن اور لبنان بھی جا پہنچی۔

ان دعوتی اَسفار کے علاوہ شیخ رحمہ اللہ ہر ماہ حلب کا سفر بھی کیا کرتے تھے تاکہ وہاں کے مکتبة الأوقاف الاسلامیة کے مخطوطات سے مستفید ہو سکیں۔ اس مکتبہ میں آپ طویل گھڑیاں گزارا کرتے تھے۔ "الزوائد للبوصیری" آپ نے اسی مکتبہ کے مخطوطات سے نقل کی تھی۔

مجالس علمیہ کا اہتمام

شیخ رحمہ اللہ نے ایک ہفتہ وار مجلس علمی کا پروگرام وضع کیا تھا۔ ان مجالس میں طالبانِ علم اور مختلف جامعات کے اساتذہ شرکت کرتے تھے اور وہاں پڑھی جانے والی علمی کتب کے دروس سے مستفید ہوتے تھے۔ یہ کتب الروضة الندیة نواب صدیق حسن خاں، منہاج الاسلام فی الحکم محمد اسد، اصول الفقه عبد الوہاب خلاف، مصطلح التاریخ آسد رستم، فقه السنة سید سابق، الحلال والحرام یوسف قرضاوی، الترغیب والترھیب حافظ منذری، فتح المجید شرح کتاب التوحید عبدالرحمن بن حسن آلِ شیخ، الباعث الحثیث شرح اختصار علوم الحدیث احمد شاکر، ریاض الصالحین نووی، الإلمام فی احادیث الأحکام ابن دقیق العید اور الأدب المفرد امام بخاری وغیرہ تھیں۔

شیخ رحمہ اللہ خواتین کو بھی صحیح اَحادیث اور ان پر اپنی تعلیقات کے منتخب حصص کا درس دیا کرتے تھے۔ شیخ کے شاگرد استاذ محمد عید عباسی اپنی کتاب "بدعة التعصّب المذھبی" میں لکھتے ہیں کہ "شیخ رحمہ اللہ ان دروس کے علاوہ دمشق میں اپنے تلامذہ کو مندرجہ ذیل فقہی کتب کا درس بھی دیا کرتے تھے:

کتاب اقتضاء الصراط المستقیم از شیخ الاسلام ابن تیمیہ، فقہ السنۃ از سید سابق، منہاج السنۃ فی الحکم از محمد اسد اور الروضة الندیة فی شرح الدرر البھیة از علامہ محمد صدیق حسن خاں بھوپالی

مزید فرماتے ہیں کہ

"ہمارے شیخ ہر علمی بحث کی محققانہ شرح بیان فرماتے اور کسی بھی مسئلہ کو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا بلا وضاحت نہ چھوڑتے تھے...... الخ"

مدینہ یونیورسٹی میں شیخ کی تقرری اور وہاں کے تعلیمی نظام پر آپ کے اثرات

استاذ عید عباسی اور علی خشان، شیخ رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس جہدِ متواصل کے نتیجہ میں حدیث، فقہ اور عقائد وغیرہ کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوعات پر شیخ رحمہ اللہ کی بیشتر نفع بخش مؤلفات معرضِ وجود میں آئیں جو اہل علم و فضل کے نزدیک شیخ سے محبت کا باعث بنیں۔ ان مؤلفات میں فہم صحیح، حدیث، اس کے علوم، اس کے رجال وغیرہ کی درایتِ فائقہ اور صائب علمی منہج وغیرہ سب کچھ موجود تھا۔ ان کتب میں ہر چیز کے لئے صرف کتاب و سنت کو ہی حکم اور میزان و معیار بنایا گیا تھا۔ ان کے علاوہ سلف صالح کے فہم اور ان کے طریقہ تفقہ و استنباطِ احکام سے ہدایت و رہنمائی بھی حاصل کی گئی تھی......

جب مدینہ منورہ میں الجامعة الاسلامية (مدینہ یونیورسٹی) کی تاسیس ہوئی تو چانسلر مدینہ یونیورسٹی اور مفتی عام برائے سعودی عرب شیخ علامہ محمد بن ابراہیم آل الشیخ نے حدیث، علوم الحدیث اور فقہ الحدیث کو جامعہ میں پڑھانے کے لئے شیخ موصوف کو ہی منتخب کیا۔ یہاں آپ تین سال (یعنی ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء سے ۱۳۸۳ھ کے اختتام تک) استاذِ حدیث رہے۔ اس دوران جامعہ میں آپ جہد و اخلاص کی مثال بنے رہے حتیٰ کہ دروس کے دوران ہونے والے وقفہ میں آپ طلباء کے ساتھ ریت پر بیٹھ جایا کرتے اور وہاں بھی علمی مباحث کا سلسلہ شروع کر دیتے تھے۔ جبکہ اس وقفہ کے دوران دوسرے اساتذہ اپنے اپنے کمروں میں جا کر چائے اور ناشتہ وغیرہ میں مصروف ہو جاتے تھے۔ جب بعض اساتذہ اور طلباء ان کے پاس ریت پر سے گزرتے تو یہ پکار اٹھتے تھے: "هذا هوا الدرس الحقيقي وليس الذى خرجت منه أوالذى سنعود إليه" (حقیقی درس تو یہ ہے، نہ کہ وہ جس سے ابھی ہم نکلے ہیں یا اس کی طرف لوٹیں گے) آپ کے اس اخلاص اور آپ کے ساتھ طلباء کے غیر معمولی تعلق خاطر، محبت اور جامعہ کے اندر و باہر آپ کی شفقت کہ جس سے آپ کے معاصر اساتذہ محروم تھے، نے بعض لوگوں کے دلوں میں حسد کا بیج بو دیا...... چنانچہ اساتذہ میں سے بعض حاسدین نے جامعہ کے مسئولین کو ان کے خلاف ابھارنا شروع کیا، پھر انہی حاسدین نے افتراءات، بہتان اور جھوٹی شہادتوں کا سہارا لیا، یہاں تک کہ جامعہ کی انتظامیہ نے ان کی خدمات کے اختتام کا فیصلہ کیا اور آپ ایک سچے مؤمن کی طرح اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی ہوگئے۔ البتہ جب شیخ رحمہ اللہ اپنے متعلق افتراءات اور تہمتوں کو سنتے تھے تو یہی کہتے تھے: "حسبنا الله و نعم الوكيل"

آپ کے متعلق شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کے یہ کلمات قابل ذکر ہیں:

"حينما كنت تقوم بواجب الدعوة لا فرق عندك، و ذلك لمعرفته بقوة إيمانه بالله العظيم وعلمه الواسع و صبره على البلاء......الخ"

"جب آپ فریضہ دعوت کی ادائیگی میں مشغول ہوتے تو کسی میں فرق روا نہ رکھتے۔ یہ اللہ پر آپ کی ایمانی قوت، وسیع تر علم اور مشقتوں پر خصوصی صبر کا کرشمہ تھا"

شیخ رحمہ اللہ نے الجامعة الاسلامية (مدینہ منورہ یونیورسٹی) میں علم حدیث کی تعلیم کا ایک منہج / طرزِ تعلیم وضع کیا تھا جس میں علم الاسناد کو خاص اہمیت دی گئی تھی۔ شیخ تیسرے سال کے طلباء کے لئے صحیح مسلم سے ایک حدیث منتخب فرماتے اور دوسرے سال کے آخر میں طلباء کے لئے سنن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی داود سے ایک حدیث مع سند بورڈ پر لکھ دیتے تھے اور پھر کتبِ رجال ، مثلاً الخلاصة اور التقریب وغیرہ لا کر ان احادیث کی تخریج اور نقدِ رجال کے طریقہ وغیرہ کی عملی پریکٹس کرواتے تھے۔
پس یہ کہا جاسکتا ہے کہ فقط الجامعة الاسلامیة ہی میں نہیں بلکہ عالم عرب کی تمام اسلامی یونیورسٹیوں میں علم الاسناد کی تعلیم کی روایت پہلی بار شیخ ہی نے شروع کی تھی۔ جامعہ سے آپ کے رخصت ہو جانے کے بعد ڈاکٹر محمد امین مصریؒ (چیئرمین شعبۂ حدیث) نے اس علمی روایت کو جامعہ میں جاری رکھا۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ آپ کی جاری کردہ یہ سنت عالم اسلامی کی تمام جامعات میں رائج ہو گئی۔

الجامعة السلفية (بنارس) میں آمد کی پیشکش سے شیخ کی معذرت

الجامعة الاسلامیة سے سبکدوشی کے بعد جامعہ سلفیہ بنارس کے سرپرست مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ (صاحب مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح) نے شیخ رحمہ اللہ کو بنارس میں بحیثیتِ استاذِ حدیث تشریف لانے کی دعوت دی جسے شیخ رحمہ اللہ نے بوجوہ قبول نہ کیا اور معذرت کر لی
جب شیخ رحمہ اللہ الجامعة الاسلامیة سے فارغ ہو کر دمشق واپس پہنچے تو آپ نے گھڑیوں کی مرمت کرنے والی اپنی دوکان اپنے بھائی منیرؒ اور ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند عبداللطیف کو دیدی تھی اور اپنے آپ کو مکمل طور پر فارغ کر کے المکتبة الظاهرية میں قیمتی تالیفات اور نفع بخش مؤلفات کے لئے وقف کر دیا تھا۔

شیخ کی شام سے عمان پھر واپس شام پھر بیروت پھر امارت اور پھر عمان کی طرف ہجرتیں

ابتلاء اللہ تعالیٰ کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے جو اللہ تعالیٰ ہر مؤمن بندہ پر جاری فرماتا ہے حتیٰ کہ اس سنتِ الٰہی کے تحت رسول صلوات اللہ وسلامہ علیہم بھی مختلف النوع ابتلاءات سے دوچار کئے گئے۔ متعدد بار یہ سنت شیخ رحمہ اللہ پر بھی جاری ہوئی۔ اپنی ہجرتوں کے متعلق عزیمت کے یہ پیکر خود فرماتے ہیں:

> "پہلی بار میں نے اپنے نفس اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ ماہ رمضان ۱۴۰۰ھ میں دمشق سے عمان کی طرف ہجرت کی اور وہاں اس امید پر مکان بنوانا شروع کیا کہ باقی زندگی یہیں گزاروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وانعام سے میرے لئے یہ مرحلہ آسان فرمادیا۔ تعمیر کے سلسلہ میں بہت زیادہ بھاگ دوڑ اور بیماری کے بعد مکان کی طرف سے مجھے قدرے سکون میسر ہوا۔ لیکن میرا ذاتی کتب خانہ دمشق ہی میں چھوٹ گیا تھا۔ عمان لے جانے میں درپیش دشواریوں کے باعث اس کتب خانہ کی منتقلی ممکن نہ ہوئی تھی، لیکن ہر دن مجھے بارش سے اس کے خراب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جانے کا خدشہ لاحق رہتا تھا۔ بہر حال جب اردن کے بعض بھائیوں نے محسوس کیا کہ میں گھر میں فارغ بیٹھا ہوں تو ان لوگوں نے مجھ سے دروس کا مطالبہ شروع کر دیا۔ ان لوگوں نے ماضی میں عمان کی طرف ہجرت سے قبل میرے دروس سنے تھے کیونکہ میں ہر ماہ یا ہر دوسرے ماہ وہاں جاتا اور ایک دو درس دیا کرتا تھا...... میں نے ان بھائیوں سے وعدہ کر لیا کہ ہر جمعرات کو نماز مغرب کے بعد انہی میں سے ایک شخص کے گھر جو کہ میرے گھر سے قریب تھا، میں درس دیا کروں گا۔ میں نے پہلے دو درس ریاض الصالحین للنوویؒ سے اپنی تحقیق و تشریح کے ساتھ دیئے، پھر حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے جو کہ بہت زیادہ تھے۔ سوالات کی کثرت ان کی شدید علمی رغبت اور معرفتِ سنت کی تشنگی کے مظہر تھے۔ لیکن ابھی تیسرے درس کے لئے تیاری کر ہی رہا تھا کہ بروز بدھ ۱۹؍ شوال ۱۴۰۱ھ کو دوپہر کے وقت مجھے اطلاع دی گئی کہ آپ کا مکان یہاں باقی نہیں رہا ہے۔ پس میرے لئے دمشق واپس جانے کے سوا کوئی چارہ کار نہ رہ گیا تھا۔ میں غم واندوہ کے عالم میں اللہ عزوجل سے دعاء کرتا تھا کہ مجھ سے شر اور دشمنوں کے کینہ کو دور فرما۔ دو راتیں اسی کرب و بے چینی میں گزریں۔ آخر کار تیسری رات میں نے استخارہ اور مشورہ کے بعد بیروت جانے کا فیصلہ کر لیا، حالانکہ وہاں کے حالات بہت پر خطر اور پر فتن تھے۔ میں بیروت رات کے آخری پہر میں پہنچا، اپنے ایک پرانے بھائی کے گھر کا قصد کیا۔ اس نے بھی نہایت لطف و کرم اور ادب کے ساتھ میرا استقبال کیا اور مجھے اپنے گھر معزز و مکرم مہمان رکھا۔ بیروت میں کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ میں بیروت سے الامارات کی طرف ہجرت کے لئے مجبور ہو گیا جہاں أهل السنة والجماعة سے وابستہ بعض محبین نے میرا استقبال کیا۔ الامارات میں قیام کے دوران میں نے کویت اور قطر وغیرہ خلیجی ممالک میں دروس دیئے اور پھر وہاں سے بھی عمان کی طرف مہاجر ہوا"

شیخ کی زیارات

شیخ رحمہا اللہ نے سپین (اندلس) کی تنظیم "الإتحاد العالمي للطلبة المسلمين" کی دعوت پر ایک محاضرہ میں شرکت کی اور "الحديث حجة بنفسه في العقائد والأحكام" (حدیث نبوی بذاتہ عقائد واحکام میں حجت ہے) کے عنوان پر ایک وقیع خطاب پیش کیا جو بعد میں المكتبة السلفية، کویت سے شائع ہو چکا ہے۔

۲۔ ادارة العامة للإفتاء والدعوة والارشاد، الرياض نے مصر، مغرب (مراکش) اور انگلینڈ میں عقیدۂ توحید اور المنهج الاسلامي الحق کی طرف دعوت کے لئے آپ کو منتخب کیا تھا۔

۳۔ شیخ رحمہ اللہ نے دولة القطر کا سفر کیا اور وہاں مشائخ اور علماء سے ملاقاتیں کیں جن میں شیخ یوسف قرضاوی، شیخ محمد غزالی، شیخ المحمود اور شیخ ابن حجر بن آل بوطامی وغیرہم قابل ذکر ہیں۔ آپ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے وہاں "منزلة السنة فی الإسلام" کے عنوان پر خطاب بھی فرمایا جو بعد میں طبع ہوا۔

۴۔ متعدد اسلامی علمی کانفرنسوں میں آپ کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ بعض کانفرنسوں اور اجتماعات میں آپ نے شرکت کی لیکن علمی مشاغل کی کثرت کے باعث اکثر سے آپ نے معذرت کرلی تھی

۵۔ شیخ رحمہ اللہ نے مختلف یورپی ممالک کا سفر بھی کیا اور وہاں کی مسلم اقلیتوں نیز مسلم طلبہ سے خطاب کیا اور ان میں اپنے مفید علمی دروس سے مستفید کیا تھا۔

۶۔ ۱۴۰۲ھ میں آں رحمہ اللہ نے کویت کا سفر کیا اور وہاں متعدد دروس و محاضرات سے سامعین کو فیض یاب کیا۔ وہاں آپ کے دروس کی ریکارڈ کی گئی کیسٹوں کی تعداد تقریباً تیس ہے۔

۷۔ اسی طرح آپ نے متعدد بار الإمارات العربية المتحدة کی زیارت بھی کی اور وہاں بہت سے اجتماعات سے خطاب کیا۔ آپ کے یہ خطابات ریکارڈ ہیں اور کیسٹ کے مراکز میں دستیاب ہیں۔ آپ کی امارات کی آخری زیارت غالباً ۱۴۰۵ھ میں ہوئی تھی۔

اہل علم سے تعلقات

شیخ البانی رحمہ اللہ کا طلبۂ علم سے ملاقات کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ ان کے مابین ملاقات عموماً علمی مفید مباحث پر مشتمل ہوتی تھی۔ ان میں شیخ حامد رحمہ اللہ (رئیس جماعة أنصار السنة المحمدية بمصر) علامہ احمد شاکر مصریؒ (معروف محقق)، شیخ عبدالرزاق حمزہؒ (صاحبِ تصانیفِ کثیرہ)، علامہ مجاہد الجوال تقی الدین ہلالی السّلفی (مشہور بناصر السنہ و قامع البدعہ) قابل ذکر ہیں۔

ان کے علاوہ مفتیٔ اعظم عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ (رئیس ادارة البحوث العلمية والافتاء والدعوة والارشاد، الریاض) کے ساتھ شیخ رحمہ اللہ کی مفید علمی مجلسیں اور علمی مراسلت مشہور ہیں۔ اسی طرح صاحبِ طرز ادیب، تیز رو قلمکار اور المكتبة السلفية کے مالک سید محب الدین خطیبؒ سے شیخ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "آداب الزفاف عن آداب الزفاف فی التاریخ الإسلامی" شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

دیارِ ہند کے معروف محقق شیخ عبدالصمد شرف الدین کے ساتھ بھی شیخ رحمہ اللہ کی ملاقات اور علمی مراسلت قائم تھی، چنانچہ ایک مرتبہ شیخ عبدالصمد نے لکھا تھا کہ:

> "دار الافتاء، الریاض سے شیخ عبیداللہ رحمانی" شیخ الجامعة الاسلامية (الجامعۃ السلفیۃ بنارس) کے پاس ایک غریب حدیث کے لفظ کے بارے میں کہ جو معنوی اعتبار سے عجیب ہے، یہ استفسار پہنچا ہے، جو علماء وہاں موجود تھے انہوں نے باتفاق طے کیا ہے کہ اس سلسلہ میں عصر حاضر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے احادیثِ نبویہ کے سب سے بڑے عالم یعنی شیخ البانی العالم الربانی کی طرف رجوع کیا جائے"

ان کے علاوہ شیخ رحمہ اللہ کی ملاقات جن بعض دوسرے معروف علماء سے ہوئی ان میں سے چند یہ ہیں: "صبحی صالح، ترکی کے شیخ محمد طیب اوکیچ بوسنوی، ڈاکٹر احمد العسال، شیخ ڈاکٹر ربیع بن ہادی المدخلی، مدینہ منورہ کے شیخ حماد الانصاری، کویت کی وزارۃ الاوقاف ولجنۃ الفتویٰ کے رکن اور صاحبِ تصانیف (مثلاً زبدۃ التفسیر وغیرہ) شیخ محمد سلیمان اشقر، معروف داعی اور صاحبِ رسائل علمیہ شیخ عبدالرحمٰن عبدالخالق اور کلیۃ الشریعۃ، کویت یونیورسٹی کے پروفیسر عمر سلیمان الاشقر وغیرہ۔

مشہور فقیہ یوسف قرضاوی اور شیخ رحمہ اللہ کے مابین بھی ثمر آور مفید علمی مجالس ہوئیں۔ قرضاوی احادیث کی تصحیح کے لئے شیخ رحمہ اللہ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ چنانچہ کویت میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں قرضاوی نے اس بات کا خود اظہار کیا تھا۔

بیشتر ممالک، بالخصوص ہندوستان و پاکستان، کے بہت سے علماء اپنے خطوط میں شیخ رحمہ اللہ کے تئیں اپنی محبت اور ان سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا کرتے تھے۔ جن میں استاذِ محترم شیخ عبید اللہ رحمانی مبارکپوریؒ اور طنجہ (مراکش) کے مشہور اہلحدیث عالم شیخ محمد الزمزمی کے اسماءِ گرامی قابل ذکر ہیں۔ واضح رہے کہ شیخ زمزمی سے آپ کی ملاقات طنجہ میں ان کے مکان پر ہوئی تھی۔

ان کے علاوہ بہت سے طلبۂ علم مختلف اسلامی علوم میں ایم۔اے اور پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے اپنی دراسات اور اختصاصات کی بحوث کے سلسلہ میں ملاقاتیں کیا کرتے۔ آپ کی مجالس میں حاضر ہوتے، آپ سے مراسلت کرتے اور آپ سے سن کر مستفید ہوتے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر امین مصریؒ، ڈاکٹر احمد العسال (چیئرمین قسم الثقافۃ والدراسات الاسلامیۃ، جامعۃ الریاض) ڈاکٹر محمود الطحان (مدینہ یونیورسٹی میں حدیث کے سابق پروفیسر، اِن دنوں کلیہ الشریعہ، کویت یونیورسٹی) وغیرہ

ان مشاہیر کے علاوہ بہت سے دانش جویاں نے شیخ رحمہ اللہ سے مفید انٹرویو لئے ہیں جو یا تو کیسٹوں کی صورت میں محفوظ ہیں یا مختلف عربی رسائل وجرائد کی زینت بن چکے ہیں۔ ان میں سے بعض انٹرویو کے اردو تراجم ہفت روزہ 'ترجمان' دہلی وغیرہ میں بھی راقم کی نظر سے گزرے ہیں۔

مختلف کمیٹیوں کی رکنیت

شیخ رحمہ اللہ مختلف مجالس اور کمیٹیوں کے روحِ رواں تھے جن کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے:

(۱) کتب السنۃ کی نشر واشاعت اور تحقیق کے لئے مصر وشام کی مشترکہ کمیٹی لجنۃ الحدیث کے رکین تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) الجامعة الاسلامیة (مدینہ منورہ) کی یونیورسٹی سطح پر مختلف کمیٹیوں کے رکن تھے۔

(۳) سعودی عرب کے وزیر المعارف شیخ حسن بن عبداللہ آل الشیخ نے ۱۳۸۸ھ میں جامعة مكة المكرمة میں قسم الدراسات العلیا للحدیث کے إشراف (سرپرستی) کے لئے آپ کو دعوت دی تھی۔

(۴) سعودی عرب کے فرمانروا ملک خالد بن عبدالعزیزؒ نے الجامعة الاسلامیة فی المدینة المنورة کی سپریم کونسل کے لئے آپ کو بطورِ عضو منتخب کیا تھا، آپ ۱۳۹۵ھ تا ۱۳۹۸ھ اس مجلس کے رکن رہے۔

شیخ کا علمی مقام ومرتبہ

شیخ رحمہ اللہ کثیر دقیق علمی کتب ورسائل کے مؤلف ہونے کے علاوہ علم حدیث کے بارے میں مختلف بلاد کے علماء، اساتذہ اور طلبۂ علم کے لئے مرجع کی حیثیت بھی رکھتے تھے۔ راقم نے خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ مختلف جامعات کے ماہر ڈاکٹر حضرات آپ کے سامنے فقہ اور حدیث سے متعلق مسائل پیش کرتے، آپ انہیں صفحات نمبر تک کی نشاندہی کرتے ہوئے مراجع ومصادر کے حوالہ سے اطمینان بخش جواب دیتے تھے۔ بعض اوقات آپ ایسی نادر کتابوں کا حوالہ بھی دیتے تھے کہ جن کا نام تک حاضرین میں سے کسی نے نہ سنا ہوتا تھا۔

شیخ رحمہ اللہ کے متعلق بعض معاصر علماء کی آراء

اگرچہ شیخؒ کی شخصیت کسی شخص کے تزکیہ وتعارف کی محتاج نہیں ہے لیکن پھر بھی بعض معروف اہل علم حضرات کے ثنائیہ کلمات پیش خدمت ہیں:

علامہ سید محب الدین خطیبؒ فرماتے ہیں:

"من دعاة السنة الذين وقفوا حياتهم على العمل لإحيائها وهو أخونا بالغيب الشيخ أبوعبد الرحمن محمد ناصر الدين نوح نجاتي الألباني"

"سنت شریفہ کے ان عظیم داعیوں میں سے جنہوں نے سنت کے احیاء کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کردیا، ایک ہمارے قابل فخر مسلمان بھائی شیخ محمد ناصر الدین نوح نجاتی البانی ہیں"

چند ماہ پیشتر وفات پانے والے مفتی اعظم سعودیہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ کا قول ہے:

"ما رأيت تحت أديم السماء عالماً بالحديث في العصر الحديث مثل العلامة محمد ناصر الدين الألباني"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آسمان کے سائباں کے نیچے میں نے اس زمانے میں شیخ محمد ناصر الدین البانی سے زیادہ حدیثِ نبوی (علی صاحبها الصلوات والتسليم) کا عالم نہیں دیکھا"

ڈاکٹر عمر سلیمان الاشقر اپنی کتاب تاريخ الفقه الإسلامي (صفحہ ۱۲۷) میں آپ کو محدث العصر محمد ناصر الدين الألباني کے نام سے مخاطب کرتے ہیں۔

شیخ حسن البناءؒ نے شیخ رحمہ اللہ کو خط لکھا اور اس میں انہیں اپنے سلیم علمی منہج پر ڈٹے رہنے کی تاکید کی، ان کی ہمت افزائی فرمائی اور شیخ سید سابق کے مقالات پر آپ کی بعض تعلیقات اپنے مجلّہ "الإخوان المسلمون" میں شائع کیں۔

ڈاکٹر امین مصریؒ (مدرّس مادة الحديث، الجامعة السورية و رئيس قسم الدراسات العليا للحديث فى الجامعة الاسلامية سابقاً) شیخ رحمہ اللہ کے متعلق ہمیشہ کہا کرتے تھے: "إن الشيخ الألباني أحق مني بهذا المنصب وأجدر" (کہ شیخ البانی مجھ سے زیادہ ان علمی مناصب کے حق دار اور لائق ہیں) اور اپنے آپ کو شیخ کے تلامذہ میں شمار کرتے تھے۔ اس بات کی شہادت ڈاکٹر صبحی صالح "(أستاذ الحديث والعلوم العربية بجامعة الدمشق سابقاً والجامعة اللبنانية) وغیرہ نے دی ہے۔

استاذ محمد الغزالی اپنی کتاب "فقه السيرة" میں لکھتے ہیں:

"سرنى أن تخرج هذه الطبعة (الرابعة) الجديدة بعد أن رجعها الأستاذ المحدث العلامة الشيخ محمد ناصر الدين الألباني...... وللرجل من رسوخ قدمه فى السنة ما يعطيه هذا الحق...... الخ"

"میرے لئے مقام مسرت ہے کہ اِس کتاب کے چوتھے ایڈیشن کو محدث علامہ شیخ محمد ناصر الدین البانی کی نظر ثانی کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ علوم سنت میں رسوخ رمہارت کی بنا پر آپ سے ہی اس کا حق ادا کرنے کی توقع کی جاسکتی ہے۔"

کتاب "صيد الخاطر" از امام ابن جوزیؒ کے محقق استاذ علی واستاذ ناجی طنطاوی لکھتے ہیں:

"وقد علق عليها الأستاذ الشيخ ناصر الدين الألباني (وهو المرجع اليوم فى رواية الحديث فى البلاد الشامية)...... الخ"

"اس کتاب پر شیخ ناصر الدین البانی نے تعلیق لکھی ہے اور آپ فی زمانہ ممالک شام میں علم حدیث میں مرجع خلائق کی حیثیت رکھتے ہیں"

علامہ ڈاکٹر یوسف قرضاوی فرماتے ہیں:

"وقد قام العلامة الشيخ محمد ناصر الدين الألباني بفصل صحيح الجامع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصغير و زيادته (الفتح الكبير) عن ضعيفه و صدر كل منهما في عدة أجزاء فخدم لذلك الكتاب وطالبي الحديث أيما خدمة (ثقافة الداعية ص۷۹،۸۰)

"علامہ شیخ البانی نے جامع الصغیر اور اس پر زیادت یعنی فتح الکبیر کی صحیح احادیث کو ضعیف احادیث سے جدا کیا ہے، اور آپ کا یہ علمی کام متعدد جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس طرح آپ نے اس کتاب اور طلبہ حدیث کی کس قدر عظیم خدمت سرانجام دی ہے۔"

آپ امام ابن جوزیؒ کی کتاب الموضوعات کو اس فن کی ابتداء اور سلسلة الأحاديث الضعيفة کو اس کی انتہا قرار دیتے تھے۔

استاذ احمد مظہر العظمة رحمہ اللہ (صدر جمعية التمدن الاسلامي بدمشق) شیخؒ کے علم سے حد درجہ متاثر تھے اور ان کے مقالات کو مخالفین کی پرواہ کئے بغیر شائع کیا کرتے تھے۔

ڈاکٹر یوسف سباعیؒ (مدیر اعلیٰ مجلّہ المسلمون) شیخ رحمہ اللہ سے درخواست کیا کرتے تھے کہ وہ ان کے مجلّہ کے لئے کچھ لکھیں۔ چنانچہ شیخ رحمہ اللہ کی متعدد تحریریں اس مجلّہ کی زینت بنی ہیں۔

ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی نے شیخ زہیر الشاویش (مدیر المكتب الإسلامي، بیروت) کے واسطہ سے شیخ رحمہ اللہ سے درخواست کی تھی کہ وہ ان کی کتاب صحيح ابن خزيمة کی تحقیق پر نظر ثانی فرما دیں، اس پر تعلیقات و تخریجات درج فرمائیں اور اس میں جہاں کہیں جو اضافہ یا تبدیل مناسب سمجھیں کردیں، چنانچہ حواشی میں شیخ رحمہ اللہ کے درج کردہ نوٹ جابجا موجود ہیں اور اس کا تذکرہ ڈاکٹر اعظمی نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں بھی کیا ہے۔

سعودی عرب کے معروف عالم شیخ محمد صالح العثیمین حفظہ اللہ شیخ البانیؒ کے متعلق لکھتے ہیں:

"أكتب عن فضيلة محدث الشام الشيخ الفاضل: محمد بن ناصر الدين الألباني فالذي عرفته عن الشيخ من خلال اجتماعي به وهو قليل أنه حريص جداً على العمل بالسنة و محاربة البدعة سواء كانت في العقيدة أم في العمل، أما من خلال قراءتي لمؤلفاته فقد عرفت عنه ذلك وأنه ذوعلم جمّ في الحديث رواية و دراية و أن الله تعالىٰ قد نفع فيما كتبه كثيراً من الناس من حيث العلم ومن حيث المنهاج والاتجاه إلى علم الحديث وهذه ثمرة كبيرة للمسلمين ولله الحمد...... وعلى كل حال فالرجل طويل الباع واسع الاطلاع قوي الاقناع وكل أحد يؤخذ من قوله و يترك سوى قول الله و رسوله...... و نسأل الله تعالىٰ أن يكثر من أمثاله في الأمة الإ سلامية...... الخ" (مکتوب، مورخہ ۲۲/۸/۱۴۰۵ھ)

"محدثِ شام شیخ الفاضل علامہ ناصر الدین البانی کے بارے میں اپنی چند ملاقاتوں میں جو

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان سکا ہوں کہ آپ سنت کی خدمت کرنے اور بدعت سے جنگ کرنے کی شدید خواہش رکھتے ہیں، چاہے وہ بدعت عقائد میں ہو یا افعال میں۔ آپ کی تالیفات کے مطالعے سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ روایت اور درایتِ حدیث کے بارے میں آپ کا علم بہت وسیع ہے اور آپ کی تحریروں سے اللہ تعالیٰ نے بہت سے لوگوں کو بطورِ علم بھی فائدہ دیا ہے اور من حیث المنہاج کے بھی لوگوں کو علم حدیث کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ الحمد للہ مسلمانوں کے لئے اس کام میں عظیم فائدہ ہے۔ بہر حال موصوف دور تک نظر رکھنے والے، وسیع علم کے حامل اور قوی تاثیر رکھنے والے ہیں، ہر ایک کا قول اختیار کیا اور چھوڑا جاسکتا ہے سوائے اللہ اور اس کے رسول کے قول کے۔ ہماری اللہ سے دعا کہ اللہ تعالیٰ آپ جیسے علماء امت کو بکثرت عطا فرمادے ...... آمین!"

شیخ زید بن عبدالعزیز الفیاض (استاذ بكلية اصول الدين فى جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية بالرياض) فرماتے ہیں:

"إن الشيخ محمد ناصر الدين الإلباني من الأعلام البارزين فى هذا العصر وقد عنى بالحديث وطرقه و رجاله و درجته من الصحة أوعدمها وهذا عمل جليل من خيرما أنفقت فيه الساعات و بذلت فيه المجهودات و هو كغيره من العلماء الذين يصيبون و يخطئون ولكن انصرافه إلى هذا العلم العظيم مما ينبغي أن يعرف له به الفضل وأن يشكر على اهتمامه به...... الخ"

"شیخ محمد ناصر الدین البانی کا اس زمانے کی نامور علمی شخصیتوں میں شمار ہوتا ہے۔ آپ نے متن حدیث، اس کے طرق، رواۃ اور اس کی فنی حیثیت پر خصوصی کام کیا ہے۔ یہ بہت عظیم کام ہے اور اس لائق کہ اس میں اوقات صرف کئے جائیں اور محنتیں کھپائی جائیں۔ آپ بھی دیگر علماء کی طرح صحیح علمی رائے اپنانے کے ساتھ بہت سے امور میں غلطی کھا جاتے ہیں۔ لیکن اس مبارک علم میں آپ کی عظیم خدمات اس لائق ہیں کہ آپ کے فضل وکرم کا اعتراف کیا جائے اور اس علم پر توجہ دینے پر آپ کا شکر گزار ہوا جائے۔" (مکتوب، مؤرخہ ۳۰/۷/۱۴۰۵ھ)

المملكة العربية السعودية کے سابق مفتی عام علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کا ایک قول اوپر نقل کیا جاچکا ہے۔ آں رحمہ اللہ اپنے ایک مکتوب میں شیخؒ کے متعلق مزید فرماتے ہیں:

"أن الشيخ المذكور معروف لدينا بحسن العقيدة والسيرة و مواصلة الدعوة إلى الله سبحانه مع مايبذ له من الجهود المشكورة فى العناية بالحديث الشريف و بيان الحديث الصحيح من الضعيف من الموضوع وما كتبه فى ذلك من الكتابات الواسعة كله عمل مشكور و نافع للمسلمين...... الخ"

"شیخ البانی ہمارے ہاں حسن سیرت اور درست عقیدہ کے حامل کے طور پر معروف ہیں۔ آپ نے ساری زندگی اس دعوت کی ترویج میں صرف کی کہ حدیث شریف کا خاص اہتمام کیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے اور ضعیف و موضوع احادیث کو صحیح احادیث سے ممتاز کر دیا جائے۔ اس مشن میں آپ نے بہت سی عظیم کتابیں لکھیں، آپ کی تمام دینی کاوشیں لائق شکر و امتنان اور امت مسلمہ کے لئے نفع بخش ہیں۔"

شیخ رحمہ اللہ کے متعلق راقم کی شخصی رائے

شیخ رحمہ اللہ کی زندگی تقویٰ و پاکدامنی سے عبارت تھی۔ آپ کے سینہ میں قوم و ملت کا درد موجزن تھا۔ دینی حمیت و غیرت اور اسلامی جذبات سے آپ کا دل معمور رہتا تھا۔ آپ راہِ حق کے جانباز، مجاہد اور بقیۃ السلف تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بعض معاندین کے سوا مقبولیتِ عامہ کی دولت سے نوازا تھا۔ عصر حاضر میں آپ امتِ مسلمہ کی روح رواں تھے۔ تنہا اپنی ذات میں ایک امت اور مکمل انجمن کے مثل تھے۔ آپ کی ذات سے بزمِ اسلام کے چراغ روشن تھے، آپ عہدِ حاضر کے سب سے نمایاں اور ممتاز داعی الی اللہ، اس صدی کے مجدد، مفتی، واعظ، محدث، مفسر، فقیہ، قرۃ عیونِ الموحدین اور مسلکِ سلف کے حامی و ناصر تھے۔ آپ کی فقاہت پر فقیہانِ عصر سر دھنتے تھے۔ آپ ذہانت و فطانت کے ایک بحر ناپید کنار تھے۔ فقاہت، ہدایت وارشاد کے ایک بلند اخلاق امام اور دین کے عمائدین میں نمایاں تھے۔ آپ کی علمی مجالس کا وقار اس قدر بلند وارفع ہوتا تھا کہ عالم اسلام کی سربرآوردہ ہستیاں بھی ان سے فیض یاب ہوا کرتی تھیں۔ آپ نے عالم اسلام کو علم و بصیرت، معرفت و حکمت اور اَخلاق و آداب کا جو انمول تحفہ دیا ہے، گزشتہ کئی صدیوں میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

شیخ رحمہ اللہ اُلفت و محبت، تعظیم و تکریم، زہد و تقویٰ، لطف و کرم، تواضع و انکساری، حلم و بردباری، صبر و شکر، خشیت الٰہی، احسان و اکرام، علم و ادب، ضبط و تحمل، حبِ رسول، سادگی اور حسن اَخلاق جیسے اَوصاف و محاسن کے پیکر تھے۔ ان اعلیٰ صفات کے حامل ہونے کے ساتھ آں رحمہ اللہ علم و فضل کا گنج گراں بہا بھی تھے۔ دینی علوم و فنون میں آپ کو تبحر اور دسترسِ تامہ حاصل تھی۔ آپ کے وسعتِ مطالعہ، تبحر علمی اور تحقیق مباحث کا چرچا عالم اسلام کی تقریباً ہر وقیع مجلس میں ہوا کرتا تھا۔ آپ کتاب و سنت کے سچے شیدائی، متبع اور ترجمان تھے، خلافِ سنت آپ کو کوئی بات گوارہ نہ تھی۔ آپ کی رحلت سے دنیائے علم میں پیدا ہونے والا خلا جلد پر ہوتا نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ جلد اس کی کوئی مؤثر تبدیل پیدا فرمادے، آمین! فانہ ولی والقادر علیه

بلا شبہ تاریخ اسلام اس بطل جلیل اور علم و بصیرت کے بلند منارہ کی خدمات و احسانات کے تلے ہمیشہ مستفید ہوتی رہیں گی غرض ان کی بے لوث خدمات اور قربانیوں سے تاریخ اسلام کے اَوراقِ زریں تاقیامت روشن رہیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ رحمہ اللہ کو شاہ فیصل ایوارڈ کا اعزاز

المملكة العربية السعودية کی موقر تنظیم مؤسسة الملك فيصل الخيرية کے زیرِ اہتمام ہر سال عالم عرب اور بیرونی دنیا کے اَفاضل کو دیئے جانے والے انعام کے لئے سالِ رواں (۱۹۹۹ء بمطابق ۱۴۱۹ھ) میں محدثِ شام، فقیہ بے مثل، بقیۃ السلف، یگانۂ روزگار، مفسر دوراں، علامۂ زماں اور عبقریٔ وقت شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کو "تحقیقاتِ اسلامی و خدماتِ حدیث" کے لئے عالمی شاہ فیصل ایوارڈ کے اعزاز کے لئے نامزد کیا گیا۔ شیخ رحمہ اللہ نے اس اعزاز کو وصول کرنے کے لئے اپنے ایک شاگرد شیخ محمد بن ابراہیم شقرۃ کو اپنا قائم مقام بنا کر بھیجا۔ یہ حقیقت ہے کہ مؤسسة الملك فيصل الخيرية نے شیخ رحمہ اللہ کی دینی خدمات و کمالِ علم و فضل کا اعتراف کرتے ہوئے سالِ رواں کا شاہ فیصل ایوارڈ آپ کو عنایت کیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ شیخ رحمہ اللہ کی شخصیت اس اعزاز سے بہت بالا و ارفع ہے۔ یہ ایوارڈ آپ کی خدمات کے مقابلہ میں ایک ادنیٰ اعتراف سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا کیونکہ آپ سے قبل جن لوگوں کو یہ اعزاز دیا جاتا رہا ہے، ان کی دینی خدمات اس محدثِ نبیل کی خدمات کے مقابلہ میں بہت ہیچ نظر آتی ہیں۔ چنانچہ مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ اس ایوارڈ سے شیخ رحمہ اللہ کی شخصیت اور علمی وجاہت میں تو کوئی اضافہ نہیں ہوا، البتہ اس ایوارڈ کا اعزاز و اعتماد دوچند ضرور ہوا ہے۔

شیخ رحمہ اللہ کے ساتھ مولوی حبیب الرحمٰن اعظمی حنفی کا غیر محسنانہ رویہ

مصنف عبدالرزاق، مسند الامام الحمیدی، سنن سعید بن منصور اور مسند اسحٰق بن راہویہ وغیرہ کے محقق شیخ حبیب الرحمٰن اعظمی حنفی جب ۱۳۹۸ھ میں دمشق کے سفر پر گئے تو انہوں نے محدث رحمہ اللہ کے گھر پر ہی بطورِ مہمان قیام کیا۔ آپ نے مولوی حبیب کی بے حد عزت کی۔ المكتبة الظاهرية کے مخطوطات کی زیارت کرائی، متعدد علماء سے ملاقات کرانے کی غرض سے ان کے ساتھ ساتھ گئے لیکن مولوی حبیب نے ہندوستان واپس جانے پر محدث رحمہ اللہ کی تردید میں "الألباني شذوذه و أخطاؤه" نامی کتاب لکھی جو چار جلدوں میں مکتبة دار العروبة للنشر والتوزيع (کویت) سے ۱۴۰۴ھ میں طبع ہو چکی ہے۔ جب شیخ رحمہ اللہ کو اس کتاب کی بابت بتایا گیا تو آپ نے اس کا جواب دینے پر صبر کرنے کو ترجیح دی اور فقط اس قدر کہا کہ "جب شیخ اعظمی میرے گھر پر مقیم تھے تو میں نے کئی بار ان سے مختلف اختلافی اور مسلکی مسائل پر گفتگو کرنا چاہی تھی مگر وہ کسی بات کا کوئی جواب نہ دیتے تھے۔ میں نے ان کی خاموشی کو ان کی کم گوئی اور پیرانہ سالی کے باعث سفر کی تکان پر محمول کرتے ہوئے اپنا ارادہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترک کر دیا تھا" لیکن شیخ رحمہ اللہ کے ایک شاگرد شیخ سلیم الہلالی نے شیخ اعظمی کے ردود کا بہت مفصل جائزہ لیا ہے اور ان کے اعتراضات کا بہت شافی جواب لکھا ہے جو حسن اتفاق سے شیخ اعظمی کی زندگی ہی میں طبع بھی ہو چکا ہے۔ فجزاه الله احسن الجزاء

خود راقم نے شیخ اعظمی کی مذکورہ بالا کتاب اور شیخ سلیم الہلالی کا جواب حرف بحرف پڑھا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ شیخ اعظمی نے مذکورہ کتاب لکھ کر یقیناً مجموعی طور پر محدثِ نبیل رحمہ اللہ پر ظلم کیا ہے، فإنا لله وإنا إليه راجعون

شیخ رحمہ اللہ کا راقم کے ساتھ خصوصی تعلق

شیخ رحمہ اللہ سے راقم کو صرف ایک بار طویل ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے۔ مختصر اً تعارف کے بعد جب راقم نے دادا (مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری صاحبِ تحفۃ الاحوذی) رحمہ اللہ کے متعلق ان پر یہ انکشاف کیا کہ وہ ایک جید سلفی عالم تھے تو آپ کی خوشی اور شفقت دیدنی تھی۔ ملاقات کے دوران شیخ رحمہ اللہ دیر تک راقم کی سرگرمیوں وغیرہ کے متعلق بھی دریافت کرتے رہے۔ جب راقم نے انہیں آگاہ کیا تو آپ نے دعاؤں کے ساتھ بہت بلیغ الفاظ میں راقم کی ہمت افزائی فرمائی جو آج تک راقم کے دل پر نقش ہے۔ اس ملاقات کے دوران راقم کی کوشش تھی کہ حتیٰ المقدور شیخ رحمہ اللہ سے استفادہ کیا جائے، چنانچہ جس قدر ممکن تھا، اتنا اکتساب کیا بھی، فالحمدلله علی ذلك!

اس ملاقات کے بعد سے گاہے بگاہے شیخ رحمہ اللہ سے مراسلت اور کبھی کبھی ٹیلیفونی رابطہ کا سلسلہ بھی قائم رہا۔ کبھی کبھی شیخ رحمہ اللہ بعض غرائب الحدیث کے متعلق دادا رحمہ اللہ کی رائے جاننا چاہتے تھے تو بلا تکلف پوچھ لیا کرتے تھے۔ ابھی چند ماہ پرانی ہی بات ہے کہ جب راقم نے شیخ رحمہ اللہ سے اپنی عربی کتاب "السحر، حكمه وخطره والوقاية منه (في ضوء القرآن والسنة)" (جادو: حکم، نقصانات اور اس سے بچاؤ قرآن وسنت کی روشنی میں) پر تقریظ لکھنے کی درخواست کی تو آپ نے اپنی صحت کی خرابی کے باعث معذرت کر لی لیکن دیر تک اس کے مباحث کے متعلق دریافت کرتے رہے اور اس پر اپنی خوشی و اطمینان کا اظہار فرمایا۔

شیخ رحمہ اللہ کی بعض آراء سے علماء کو علمی اختلاف رہا ہے جن کے بارے میں راقم بھی خطوط اور کبھی بذریعہ فون آں رحمہ اللہ سے تبادلہ خیال کرتا رہا ہے۔ آپ اس قدر اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے کہ ہر نقد کو بہت سنجیدگی سے سنتے، اس پر علمی تبادلہ کرتے اور اگر فریق ثانی کے موقف کو قوی پاتے تو اسے بلا تامل قبول کر لیتے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ آں رحمہ اللہ ایسے مسائل کے بارے میں علماء کے دلائل سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطمئن نہ ہوسکے ہوں۔ لہٰذا اپنی اجتہادی رائے پر قائم رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان شاء اللہ وہ اس کے لئے بھی عند اللہ اجر کے مستحق قرار پائیں گے۔ متعدد بار ایسا ہوا ہے کہ شیخ رحمہ اللہ نے بعض احادیث کی تخریجات کے متعلق راقم کی رائے کو کھلے دل سے قبول بھی کیا ہے۔

مختصراً اگر میں یہ کہوں کہ ماضی قریب کے محدثین میں سے مولانا شمس الحق عظیم آبادی (صاحب عون المعبود) اور دادار حمہما اللہ کی مؤلفات کے علاوہ اگر کسی کی تحریروں نے راقم کو غیر معمولی طور پر متاثر کیا ہے تو وہ شیخ رحمہ اللہ کی مؤلفات ہی ہیں تو قطعاً غلط نہ ہوگا۔ راقم نے استاذِ محترم مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوریؒ، شیخ ابوالحسن علی ندوی، شیخ ربیع بن ہادی المدخلی، شیخ شنقیطیؒ، شیخ ابو بکر الجزائری شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ، شیخ محمد صالح العثیمین اور شیخ عبداللہ الجبرین وغیرہم افاضل کو بہت قریب سے دیکھا، سنا اور پڑھا ہے لیکن راقم کے ذاتی تاثرات یہ ہیں اگرچہ یہ تمام اَفاضل بھی تاریخ اسلام میں اپنی عظیم اور ناقابل فراموش دینی خدمات کے باعث ایک امتیازی مقام رکھتے ہیں لیکن جب ان کا مقابلہ شیخ الالبانی رحمہ اللہ سے کیا جائے تو شیخ علم حدیث میں ان تمام بزرگوں سے برتر نظر آتے ہیں۔ واللہ اعلم

شیخ رحمہ اللہ کی تصنیفی خدمات

شیخ رحمہ اللہ ایک برق رفتار مؤلف تھے، چنانچہ آپ کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ مؤلفات کی تعداد ایک سو بیس سے متجاوز ہے، ہم ذیل میں آپ کی تصنیفی خدمات کو چار اَقسام میں تقسیم کر کے مختصراً ذکر کریں گے:

(الف) علمی تحقیقات

۱۔ الكلم الطيب لابن تيمية

۲۔ تحقيق مشكاة المصابيح للتبريزي

۳۔ تصحيح حديث إفطار الصائم قبل سفره بعد الفجر

۴۔ رياض الصالحين للنّووي

۵۔ صحيح الكلم الطيب لابن تيمية

۶۔ فضل الصلاة على النبيﷺ لإسمعيل بن اسحٰق

۷۔ كتاب اقتضاء العلم والعمل للخطيب البغدادي

۸۔ كتاب العلم للحافظ أبي خيثمة

۹۔ لفتة الكبد في تربية الولد لابن الجوزي

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٠۔ مختصر صحيح مسلم للمنذري

١١۔ مساجلة علمية بين الامامين الجليلين العز بن عبدالسلام و ابن الصلاح

(ب) التخريجات

١٢۔ المرأة السلمة للشيخ حسن البناء

١٣۔ الآيات البينات في عدم سماع الأموات عند الحنيفة السادات لمحمود الآلوسى

١٤۔ تخريج الايمان لابن أبى شيبة

١٥۔ تخريج الإيمان لأبى عبيد القاسم بن سلام

١٦۔ تخريج فضائل الشام للربعى

١٧۔ تخريج كتاب الردّ على جهمية للدارمى

١٨۔ تخريج كتاب المصطلحات الأربعة فى القرآن

١٩۔ تخريج كتاب إصلاح المساجد من البدع والعوائد لجمال الدين القاسمى

٢٠۔ تخريج كلمة الإخلاص وتحقيق معناها لابن رجب الحنبلى

٢١۔ تخريج أحاديث مشكلة الفقرو كيف عالجها الإسلام للقرضاوي

٢٢۔ حجاب المرأة المسلمة ولباسها فى الصلاة لشيخ الإسلام ابن تيمية

٢٣۔ حقيقة الصيام لابن تيمية

٢٤۔ شرح العقيدة الطحاوية لأبى جعفر الطحاوي

٢٥۔ صحيح الجامع الصغير و زيادته (الفتح الكبير) للسيوطى

٢٦۔ ضعيف الجامع الصغير و زيادته (الفتح الكبير) للسيوطى

٢٧۔ غاية المرام فى تخريج أحاديث الحلال والحرام للقرضاوى

٢٨۔ كتاب السنة و معه ظلال الجنة فى تخريج السنة لأبى عاصم الضحاك

٢٩۔ ما دلّ عليه القرآن مما يعضد الهيئة الجديدة القوية البرهان لمحمود الآلوسى

٣٠۔ إرواء الغليل فى تخريج أحاديث منار السبيل لابن ضويان

(ج) اختصار / مراجعة / تعليق

٣١۔ التعليق على كتاب الباعث الحيثث شرح اختصار علوم الحديث لابن كثير بتحقيق أحمد شاكر

٣٢۔ التعليقات على صفة الفتوى والمفتى والمستفتى لابن شبيب بن حمدان

٣٣۔ صحيح ابن خزيمة بتحقيق د/مصطفى الأعظمى

٣٤۔ مختصر الشمائل المحمدية للترمذى

٣٥۔ مختصر شرح العقيدة الطحاوية

٣٦۔ مختصر كتاب العلوّ للعلى العظيم للحافظ الذهبى

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۔ مدارك النظر فى السياسة بين التطبيقات الشرعية والانفعالات الحماسية لعبد الملك الجزائري

(و) تالیفات

۳۸۔ التعقيب على كتاب الجواب للمودودى
۳۹۔ التعليق الممجد على التعليق على موطأ الإمام محمد للكنوى
٤٠۔ التعليق على كتاب سبل السلام شرح بلوغ المرام
٤١۔ التعليق على كتاب مسائل جعفر بن عثمان بن أبى شيبة
٤٢۔ التعليقات الجياد على زاد المعاد
٤٣۔ التعليقات الرضية على الروضة الندية
٤٤۔ التوسل، أحكامه وأنواعه
٤٥۔ الثمر المستطاب فى فقه السنة والكتاب
٤٦۔ الجمع بين ميزان الاعتدال للذهبي و لسان الميزان لابن حجر
٤٧۔ الحديث حجة بنفسه فى العقائد والأحكام
٤٨۔ الحوض المورود فى زوائد منتقى ابن الجارود
٤٩۔ الذب الأحمد عن مسند الإمام أحمد
٥٠۔ الرد على رسالة الشيخ التويجرى فى بحوث من صفة الصلاة
٥١۔ الرد على كتاب المراجعات لعبد الحسين شرف الدين
٥٢۔ الرّد على رسالة التعقب الحثيث
٥٣۔ الرّد على رسالة أرشد السلفى
٥٤۔ الروض النضير فى ترتيب و تخريج معجم الطبرانى الصغير
٥٥۔ السفر الموجب للقصر
٥٦۔ اللحية فى نظر الدين
٥٧۔ المحو والإثبات
٥٨۔ المسيح الدجال و نزول عيسى عليه الصلاة والسلام
٥٩۔ المنتخب من مخطوطات الحديث
٦٠۔ الأحاديث الضعيفة والموضوعة التى ضعفها أوأشار إلى ضعفها ابن تيمية فى مجموع الفتاوى
٦١۔ مقدمة الأحاديث الضعيفة والموضوعة فى أمهات الكتب الفقهية
٦٢۔ الأحاديث المختارة
٦٣۔ الأمثال النبوية
٦٤۔ بغية الحازم فى فهارس مستدرك الحاكم
٦٥۔ تاريخ دمشق لأبى زرعة رواية أبى الميمون

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٦. تحذير الساجد من اتخاذ القبور مساجد

٦٧. تحقيق كتاب حول أسباب الاختلاف للحميدى

٦٨. تحقيق كتاب ديوان أسماء الضعفاء والمتروكين للذهبي

٦٩. تحقيق كتاب مساوئ الأخلاق للخرائطى

٧٠. تحقيق كتاب أصول السنة واعتقاد الدين

٧١. تسديد الإصابة إلي من زعم نصرة الخلفاء الراشدين والصحابة

٧٢. تسهيل الانتفاع بكتاب ثقات ابن حبان

٧٣. تعليق و تحقيق كتاب زهر الرياض فى ردّ ماشنعه القاضى عياض على من أوجب الصلاة على البشير النذير فى التشهد الأخير

٧٤. تلخيص صفة صلاة النبىﷺ

٧٥. تلخيص كتاب تحفة المودود فى أحكام المولود

٧٦. تلخيص أحكام الجنائز

٧٧. تمام المنة فى التعليق على كتاب فقه السنة للسيد سابق

٧٨. حجاب المرأة المسلمة فى الكتاب والسنة

٧٩. خطبة الحاجة

٨٠. دفاع عن الحديث النبوي والسيرة

٨١. سلسلة الأحاديث الصحيحة و شيئ من فقهها

٨٢. سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيىء فى الأمة

٨٣. صحيح ابن ماجه

٨٤. صحيح الترغيب والترهيب

٨٥. صحيح الأدب المفرد

٨٦. صحيح الأسراء والمعراج

٨٧. صحيح سنن أبى داود

٨٨. صفة الصلاة الكبير

٨٩. صفة صلاة النبىﷺ لصلاة الكسوف

٩٠. صفة صلاة النبىﷺ من التكبير إلى التسليم كأنك تراها

٩١. صلاة الاستسقاء

٩٢. صلاة العيدين فى المصلى هى السنة

٩٣. ضعيف ابن ماجه

٩٤. ضعيف الترغيب والترهيب

٩٥. ضعيف سنن أبى داود

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩٦- فهرس المخطوطات الحديثية فى مكتبة الأوقاف بحلب
٩٧- فهرس كتاب الكواكب الدراري
٩٨- فهرس مخطوطات دارالكتب الظاهرية
٩٩- فهرس مسند الإمام أحمد بن حنبل فى مقدمة المسند
١٠٠- فهرس أحاديث كتاب التاريخ الكبير
١٠١- فهرس أحاديث كتاب الشريعة للآجري
١٠٢- فهرس أسماء الصحابة الذين أسندوا الأحاديث فى معجم الطبرانى الأوسط
١٠٣- قاموس البدع
١٠٤- قيام رمضان و بحث عن الاعتكاف
١٠٥- كشف النقاب عما فى كلمات أبى غدة من الأباطيل والافتراءات
١٠٦- ماصح من سيرة رسول الله ﷺ
١٠٧- مختصر تعليق الشيخ محمد كنعان
١٠٨- مختصر صحيح البخارى
١٠٩- مختصر صحيح مسلم
١١٠- معجم الحديث النبوى
١١١- مناسك الحج و العمرة فى الكتاب والسنة و آثار السلف
١١٢- مناظرة كتابية مسجلة مع طائفة من أتباع الطائفة القاديانية
١١٣- منزلة السنة في الإسلام
١١٤- نصب المجانيق فى نسف قصة الغرانيق
١١٥- نقد نصوص حديثية في الثقافة العامة
١١٦- وجوب الأخذ بحديث الأحاد فى العقيدة
١١٧- وصف الرحلة الأولى إلى الحجاز والرياض مرشداً للجيش السعودي
١١٨- وضع الأصار فى ترتيب أحاديث مشكل الآثار
١١٩- آداب الزفاف فى السنة المطهرة
١٢٠- أحاديث البيوع وآثاره
١٢٢- أحكام الجنائز
١٢٣- أحكام الركاز
١٢٤- إزالة الشكوك عن حديث البروك وغيره

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف زبانوں میں شیخ رحمہ اللہ کی بعض مؤلفات کے تراجم

یوں تو شیخ رحمہ اللہ کی متعدد مؤلفات کے تراجم اردو، انگریزی، ترکی، تامل، تلگو، بنگالی، سندھی، پشتو، تگالو، سنہالی، ملیالم اور فرانسیسی وغیرہ زبانوں میں طبع ہو چکے ہیں مگر جو تراجم خود راقم نے دیکھے ہیں وہ صفۃ صلاۃ النبیؐ، کتاب الجنائز، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ، حجیت ِحدیث کے اردو تراجم، مناسک الحج والعمرہ کا انگریزی ترجمہ اور صفۃ صلاۃ النبی ﷺ کا ترکی ترجمہ ہے۔ حجیت حدیث کا اردو ترجمہ مولانا عبدالوہاب حجازی اور بدرُالزماں نیپالی کی کوششوں کا نتیجہ ہے جو جامعہ سلفیہ بنارس سے طبع ہوا ہے جبکہ صفۃ صلاۃ النبیؐ کا ترکی ترجمہ ڈاکٹر یونس وہبی یا غوز (مدرّس الفقه بجامعة الدوغ، الكلية الشريعة) کی مساعی کا نتیجہ ہے۔

شیخ رحمہ اللہ نے بعض سنتوں کو زندہ کیا، اور ان کے لئے باقاعدہ علمی خدمات اور کتابچے تحریر فرمائے۔ بعض مسائل کی طرف توجہ دلانے میں آپ کو انفرادی حیثیت حاصل تھی...... آپ بعض مسائل میں دیگر علماء امت سے ایک منفرد موقف رکھتے تھے، بعض امور میں آپ کی مخصوص آراء تھیں...... اسی طرح بعض لوگوں نے شیخ رحمہ اللہ کے مخصوص ذوقِ حدیث اور مقبولیت سے چڑ کھاتے ہوئے آپ پر بہتان طرازی کی، آپ کی علمی شخصیت کے بارے میں شبہات قائم کئے۔ ان تمام شبہات و افتراءات کا شیخ محمد بن ابراہیم شیبانی نے خوب تفصیلی جائزہ لیا ہے اور شیخؒ کے دفاع کا حق ادا کر دیا ہے۔

مذکورہ بالا امور کی نشاندہی کتاب حياة الألباني (ص ۴۹۸ تا ۵۳۸ جلد دوم) میں بڑی وضاحت سے کی گئی ہے، تفصیلات کے خواہشمند اس کتاب سے رجوع کریں۔

شیخ رحمہ اللہ کے اوصافِ حمیدہ میں سے ایک امتیازی وصف

شیخ رحمہ اللہ کے اوصاف حمیدہ کا شمار اگرچہ ممکن نہیں ہے لیکن جو وصف آپ کو دوسروں سے بالکل نمایاں کرتا تھا، یہ ہے کہ آپ دوسروں کے ساتھ علمی مباحثے کے دوران انصاف اور حق واضح ہو جانے پر بلاتردّد اپنی رائے سے رجوع کر لیتے تھے۔ حق کو قبول کرنے میں آپ قطعاً شرم محسوس نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی بیشتر کتب، لیکچرز اور دروس میں اس مبارک اور نیک عادت کا اظہار کیا ہے۔ مختصر الشمائل محمدية، صفة صلاة النبي ﷺ، شرح العقيدة الطحاوية، مشكاة المصابيح، صحيح و ضعيف الجامع الصغير و زيادته اور سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وغیرہ کتب کے مقدمات آپ کے رجوع الی الحق پر شاہد ہیں۔ متعدد بار راقم کو بھی ذاتی طور پر آپ کی اس خصلتِ حمیدہ کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ رحمہ اللہ کے مشہور تلامذہ

شیخ رحمہ اللہ کے شاگرد بے شمار ہیں لیکن جنہیں بلاواسطہ شرفِ تلمذ حاصل ہے وہ بہت کم ہیں، جنہیں مباشرۃ تلمذ حاصل نہیں ہے، ان کی تعداد بہت ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے شیخ کی کتب یا آپ کے محاضرات اور دروس کی ریکارڈ شدہ کیسٹوں کے توسط سے استفادہ کیا ہے۔ ذیل میں آپ کے ان شاگردوں کا تذکرہ پیش خدمت ہے جنہیں آپ سے باقاعدہ اور مباشرۃً اکتسابِ علم کا شرف حاصل ہوا ہے:

(۱) شیخ حمدی عبدالمجید السّلفی جو معروف محقق اور صاحبِ تحقیقات و مؤلفات و تخریجاتِ علمیہ کثیرہ ہیں۔ ۳۷ سے زیادہ کتب آپ کی مساعی جمیلہ کا ثمرہ ہیں۔

(۲) شیخ عبدالرحمٰن عبدالخالق جو معروف مؤلف ہیں۔ متنوع علوم مثلاً دعوت وارشاد، اقتصادِ اسلامی، نظام شورائیت، نظامِ حکم، سیاست اور تربیتِ اسلامیہ پر آپ کی ۲۴ سے زیادہ مؤلفات ہیں۔

(۳) ڈاکٹر عمر سلیمان الاشقر جو ۱۸ سے زیادہ کتابوں کے مؤلف اور شریعت فیکلٹی، کویت یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔

(۴) شیخ خیرالدین وانلی جو ۹ سے زیادہ وقیع کتابوں کے مؤلف ہیں۔

(۵) شیخ محمد عید عباسی جو آپ کے نمایاں تلامذہ اور خادموں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ متنوع علوم میں متعدد مباحث کے مرتب ہیں۔

(۶) شیخ محمد ابراہیم شقرۃ جو شیخ رحمہ اللہ کے قریب تر تلامذہ میں شمار کئے جاتے ہیں، مسجد اقصیٰ کے سرپرست اور مسجد صلاح الدین (عمان، اُردن) کے خطیب ہیں۔ ۶ سے زیادہ نافع مؤلفات آپ کی کاوشوں کا ثمرہ ہیں۔

(۷) شیخ عبدالرحمٰن عبدالصمد جو حلب و حماۃ وغیرہ شہروں میں شیخ کی خدمت میں سالہا سال رہے، جامع الوفرۃ (کویت) کے امام و خطیب ہیں اور صاحبِ مؤلفات و بحوثِ کثیرہ ہیں۔

(۸) شیخ محمد بن جمیل زینو جو شیخ کی خدمت میں حلب، حماۃ اور الرقۃ وغیرہ مناطق میں طویل عرصہ رہے، ایک عرصہ سے مدرسہ دارالحدیث الخیریۃ (مکۃ المکرمۃ) میں استاذ ہیں اور تقریباً ۱۰ سے زیادہ کتابوں کے مؤلف ہیں۔

(۹) شیخ مقبل بن ہادی الوادعی جنہوں نے الجامعۃ الاسلامیۃ میں شیخ سے تیسرے سال میں قواعد مصطلح الحدیث و علم الاسناد پڑھا پھر شیخ کی خدمت میں رہے، آپ ۱۰ سے زیادہ مفید مؤلفات کے مؤلف ہیں۔

(۱۰) شیخ زہیر الشاویش جو المکتب الاسلامی کے مالک اور متعدد کتب کے محقق اور مخرج ہیں۔ ۱۹ سے زیادہ کتب آپ کی مساعی کا نتیجہ ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱) شیخ مصطفیٰ الزربول جو وزارۃ الأوقاف الکویتیہ کی طرف سے امام مقرر ہیں۔

(۱۲) شیخ علی خشان جو شیخ رحمہ اللہ کے شام میں خادم اور اَقرب تلامذہ میں شمار کئے جاتے ہیں، صاحب مؤلفات ہیں۔

(۱۳) شیخ عبدالرحمٰن البانی

(۱۴) شیخ خلیل عراقی الحیانی

شیخ رحمہ اللہ کی اولاد

اللہ تعالیٰ نے شیخ رحمہ اللہ کو تین بیویوں سے تیرہ بچے اور بچیاں عطا کی ہیں، چوتھی بیوی سے کسی اولاد کا علم نہیں ہے۔ پہلی بیوی سے عبدالرحمٰن، عبداللطیف، عبدالرزاق، دوسری بیوی سے عبدالمصور، عبدالاعلی، محمد، عبد المهيمن، انیسہ، آسیہ، سلامہ، حسانہ، سکینہ، اور تیسری بیوی سے هبة الله۔

شیخ رحمہ اللہ کی علالت اور وفات

شیخ رحمہ اللہ گزشتہ کئی ماہ سے مسلسل بیمار تھے، علاج کی غرض سے ہسپتال میں داخل بھی رہے لیکن آخر کار ۳؍اکتوبر ۱۹۹۹ء کو اُردن میں فکر و بصیرت کا یہ روشن ستارہ، امتِ اسلامیہ کا یہ بطل جلیل، مقتدر عالم، باوقار مبلغ، دور اندیش مفتی، علم و فن کا امام، تصنیف و تالیف کے میدانوں کا شہسوار اور دعوت و تبلیغ کی محفلوں کی یہ شمع فروزاں بھی گل ہوگئی فإنا لله وانا اليه راجعون

آپ کی وفات سے عالم اسلام بلاشبہ ایک متبحر عالم، محدثِ عصر اور جلیل القدر مفسر سے محروم ہوگیا ہے۔ آپ کے ارتحال کی خبر پاکر دنیا کے اطراف و اکناف میں علومِ حدیث کے شائقین کے چہرے سوگوار ہوگئے۔ مشاہیر نے آپ کی وفات کو پوری اُمت کا عظیم خسارہ قرار دیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ تمام عالم اسلام آپ کی جدائی پر ماتم کناں ہے تو غلط نہ ہوگا کہ ؎

ہزاروں سال نرگس اپنے بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اللہ ربّ العزت آپ کی تمام مساعئ جمیلہ کو شرفِ قبولیت بخشے، آپ کو کشادہ جنت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

"محدث" ایک علمی تحریک ہے...... اس کا تعاون کرنا اور اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لینا علم و تحقیق کی خدمت ہے!
"محدث" کو اپنے تک محدود نہ رکھئے بلکہ اپنے باذوق ساتھیوں میں بھی متعارف کرائیں!
نمونہ کا پرچہ مفت حاصل کریں! ...... صرف ۱۵۰ روپے کا منی آرڈر کریں اور ہر ماہ گھر بیٹھے محدث وصول کریں!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ